بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم ۔ منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۸ ذیقعد ۱۳۸۸ھ ۲۸ صلح ۱۳۴۸ش ۲۸ جنوری ۱۹۶۹ء	نمبر ۲۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علّت غائی ہے

انسان تقویٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہوسکتی ہیں

"میں ہمیشہ اسی فکر میں رہتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ کوئی ایسی راہ نکلے جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا اظہار ہو اور لوگوں کو اس پر ایمان پیدا ہو، ایسا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے اور نیکیوں کے قریب کرتا ہے۔ میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر لاانتہا فضل اور انعام ہیں ان کی تحدیث مجھ پر فرض ہے۔ پس میں جب کوئی کام کرتا ہوں تو میری غرض اور نیت اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوتی ہے۔ ایسا ہی اس آمین کی تقریب پر بھی ہوا ہے۔ یہ لڑکے جو اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہیں اور ہر ایک ان میں سے خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کا زندہ نمونہ ہے۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ کے ان نشانوں کی قدر کرنی فرض سمجھتا ہوں کیونکہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کی حقانیت اور خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت ہیں۔ اس وقت جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کلام کو پڑھ لیا۔ تو مجھے کہا گیا کہ اس تقریب پر چند دعائیہ شعر جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا شکریہ بھی ہو لکھ دوں۔ میں جیسا کہ ابھی کہا ہے اصلاح کی فکر میں رہتا ہوں۔ میں نے اس تقریب کو بہت ہی مبارک سمجھا اور میں نے مناسب جانا کہ اس طرح پر تبلیغ کر دوں۔

پس یہ میری نیت اور غرض تھی چنانچہ جب میں نے اس کو شروع کیا اور یہ مصرعہ لکھا۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

تو دوسرا مصرعہ الہام ہوا ؎

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بھی میرے اس فعل سے راضی ہوا ہے۔ قرآن شریف تقوے ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علّت غائی ہے۔ اگر انسان تقوے اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہوسکتی ہیں۔ چنانچہ اس کی طرف اشارہ کرکے سعدی کہتا ہے ؎

کلید درِ دوزخ است آں نماز
کہ در چشم مردم گزاری دراز"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۴۷ تا ۴۴۹)

اخبار احمدیہ

○— ربوہ ۲۷ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ "فلو" کا اثر چل رہا ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○— ربوہ ۲۷ صلح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضرت سیدہ مد ظلہا کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

○— لاہور ۲۶ صلح۔ عزیز جعفر احمد خاں سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی طبیعت اپریشن کے بعد سے بدستور شدید طور پر ناساز چلی آرہی ہے۔ پہلے کی نسبت بہت خفیف سا فرق محسوس ہوتا ہے۔ احباب جماعت عزیز موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

○— پشاور (بذریعہ تار) مکرم نائب امیر صاحب جماعت احمدیہ پشاور مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سرحد کا ۲۷ جنوری بروز پیر اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں:

○— ربوہ ۲۷ صلح۔ محترم مہاشہ فضل حسین صاحب لمبے عرصہ سے پاؤں میں ناسور کی وجہ سے بیمار ہیں اور آجکل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں:

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مد ظلہا العالی کی علالت

ربوہ ۲۷ صلح حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مد ظلہا کی طبیعت گزشتہ چھ سات روز سے بہت ناساز ہے۔ برونکو نمونیہ کی وجہ سے پھیپھڑوں اور دل پر اثر ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ بلڈ پریشر جو پہلے بہت گر گیا تھا اب کچھ بہتر ہو گیا ہے۔ لیکن نبض ابھی بے قاعدہ ہے اور حالت تشویش والی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مد ظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ صلح ۱۳۴۸ ہش

انشاء اللہ دنیا تباہ نہیں ہوگی

اسلام نے معاشرہ کو پُرسکون اور مصفا رکھنے کے لئے جو اصول پیش کئے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ بہترین ہیں اور عقل کے مطابق بھی ہیں بلکہ قابل عمل بھی ہیں اگرچہ مسلمانوں نے انفرادی طور پر نہایت وسعت کے ساتھ ان اصولوں کو قابل عمل ثابت کیا ہے۔ مگر اجتماعی طور پر اس کا شاہد، وتجربہ تاریخ اسلام میں واضح طور پر سامنے نہیں آیا۔ پھر بھی ان اصولوں کی وجہ سے اسلامی دنیا میں عام معاشرہ ان بُرائیوں سے بڑی حد تک بچا رہا ہے۔ جن بُرائیوں نے آج طوفان کی طرح مغربی تہذیب کو اپنی آغوش میں لے لیا ہے اور انسان اخلاقی سرمایہ سے تہی دست ہو کر رہ گیا ہے۔

ایک طرف تو مادی لحاظ سے انسان نے ایسے مؤثر ہمہ گیر ہلاکت کے سامان ایجاد کر لئے ہیں کہ اگر کوئی چاہے تو ایک پل میں دنیا سے زندگی کے آثار ختم کر کے رکھ دے۔ تو دوسری طرف انسان اخلاقی لحاظ سے حیوانی زندگی میں اسفل سافلین کے قریب پہنچ چکا ہے۔ گویا مادی اور روحانی دونوں طرح سے انسان نے اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے پر کھڑا کر دیا ہے آج عقیدت پرستی نے انسان کی حالت اس کُتّے کی طرح بنا دی ہے جو لوہار کی دوکان پر ریتی کو چاٹتا تھا اور اپنا ہی خون پیتا تھا۔ اور سمجھتا تھا کہ وہ خوراک حاصل کر رہا ہے۔ آخر جب وہ اپنا تمام خون اس طرح خود ہی چاٹ گیا تو نڈھال ہو کر گر پڑا۔ اور دم توڑ دیا۔

آج انسان بھی مادی ترقی کی وجہ سے کچھ اسی حالت سے گزر رہا ہے۔ دنیا میں جدھر جاؤ بڑی گہما گہمی نظر آتی ہے۔ یورپ ہی نہیں امریکہ ہی نہیں. بلکہ ایشیا اور افریقہ میں بھی زمین کے چپہ چپہ پر رقص گاہیں اور مسرت کدے بچھ رہے ہیں۔ ہر طرف مصنوعی خوشیوں کے بھوت سنہری ستارے فضا میں اڑا رہے ہیں۔ رنگا رنگ کے غبارے عیش و عشرت کی ہائیڈروجن گیس سے بھرے ہوئے لہرا رہے ہیں۔ معاشرہ اندر ہی اندر ناسور کی طرح پک رہا ہے اور خدا نہ کرے اگر یہی حالت چندے رہی تو وہ دن دُور نہیں جب انسان صرف اخلاقی دیوالیہ پن کی وجہ سے ہی اپنے ہاتھوں سے آپ ہی ہلاک ہو جائے گا زندگی کو تباہ کرنے کے لئے کسی ہائیڈروجن بم یا جراثیمی حملے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

ہم نے "اگر" کی شرط لگائی ہے کیونکہ ہم کو علیٰ وجہ البصیرت یہ یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہوگا۔ اس خزاں کے سینہ سے اُٹھ کر وہ بادِ بہار اِس چمن میں چلے گی۔ جو زندگی کو جنت کا نمونہ بنا دے گی۔ مطلب یہ ہے کہ یہی لوگ جو آج دنیا کی تباہی کے سامان اکٹھے کر رہے ہیں۔ خود ان لوگوں ہی میں سے ایک ایسا طبقہ نکلے گا جو حقیقی مذہب یعنی اسلام کے اصولوں کو اپنا لے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ مغربی تہذیب آج اس نقطۂ عروج تک پہونچ گئی ہے۔ جہاں سے اس کا زوال شروع ہونا لازمی ہے۔ ایک طرف تو اس تہذیب کی بُرائیاں سامنے آ رہی ہیں اور دوسری طرف اذہان حقیقی مذہب یعنی اسلامی اصولوں کی حقیقت سے آشنا ہو رہے ہیں۔

عیسائیت تو اپنا تمام بھرم کھو چکی ہے اخلاقی خلا جو اس کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ اس کو پُر کرنے کے لئے ایسے مذہب کی تڑپ اُبھر رہی ہے جو موجودہ اذہانِ انسانی کو تسلی کر سکے ؟

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حج میں پاپیادہ جانا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی شَیْخًا یُّھَادٰی بَیْنَ ابْنَیْہِ قَالَ مَا بَالُ ھٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ یَّمْشِیَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَنْ تَعْذِیْبِ ھٰذَا نَفْسَہٗ لَغَنِیٌّ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّرْکَبَ۔

(بخاری باب جزاء الصید ونحوہ)

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں چلا جا رہا تھا۔ آپ نے پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض کی اس نے پاپیادہ جانے کی نذر کی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ اس کی اپنی جان کو تکلیف دینے سے بے نیاز ہے۔ اور اس بوڑھے کو حکم دیا کہ سوار ہو جائے۔

مدینہ کے حق میں آنحضرت کی دُعا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ۔

(بخاری فضائل المدینۃ)

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ جس قدر برکت مکہ میں رکھی ہے اس سے دُگنی مدینہ میں کر دے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

م اللہ تعالےٰ نے اس بحران کے زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کر کے اسلام کی تبلیغ واشاعت کے ایسے ذرائع پیدا کر دیئے ہیں جو پہلے نہیں تھے۔ الغرض اَلشَّمْسُ بَازِغَۃٌ وَالنَّاظِرُوْنَ غَیْرُہُمْ مانع کا عالم ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا ہے کہ

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

اس کے کھلے کھلے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اس لئے ہم علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتے ہیں کہ اب بھی شیطان دنیا کو تباہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوگا۔ اور اس دفعہ بھی یعنی آخری دفعہ بھی ایسی شکست کھائے گا کہ پھر سر نہیں اٹھا سکے گا۔ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

(آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین)

نزول مائدہ کی حقیقت

آسمانی بادشاہت میں بٹنے والا مائدہ

(محترم جناب شیخ عبد القادر صاحب - لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خطبۂ عید الفطر میں نزول مائدہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح علیہ السلام نے ... اللہ تعالےٰ سے یہ دعا مانگی کہ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ اے ہمارے رب تُو اپنے فضل سے اپنے رحم سے ہمارے لئے آسمان سے مائدہ کے نزول کا انتظام کر۔ حواریوں نے مائدہ کا لفظ صرف دنیوی رزق کے لئے استعمال کیا تھا۔ لیکن مائدہ کا لفظ عربی زبان میں جسمانی غذا اور روحانی غذا ہر دو کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام چونکہ اللہ تعالےٰ کے مقرب رسول تھے اس لئے انہوں نے اپنے رب کے حضور یہ عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم روحانی طور پر بڑی کمزور ہے تُو اس پر فضل کر اور اس کے لئے جسمانی رزق کے سامان بھی پیدا کر اور روحانی غذا کے سامان بھی پیدا کر۔ اور چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ کامل اور مکمل شریعت والا خاتم النبیین ایک ارفع اور اعلےٰ مقام کے حصول کے بعد حقیقی اور کامل ہدایت لے کر آنے والا ہے اس لئے انہوں نے دعا کی کہ وہ روحانی رزق اُترے کہ جو ہم لوگوں کے لئے بھی عید کا اور مسرت کا باعث ہو اور ہمارے بعد میں آنے والی نسلیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پائیں ان کے لئے بھی وہ جسمانی اور دنیوی، روحانی اور اُخروی، خوشی اور مسرت کا سامان پیدا کر دے۔"

(۲)

ہمارے مفسّرین نزول مائدہ سے کیا مراد لیتے ہیں؟

تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے:-

"کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ مائدہ اُترا ہی نہیں اور اللہ تعالےٰ نے اس بات کو صرف مثال کے طور پر بیان فرمایا ہے اور یہ کہ جب انہیں عذاب کا ڈر بتایا گیا تو مطالبۂ مائدہ سے دستبردار ہوگئے اور کہا نہیں ہمیں مائدہ نہیں چاہیئے ... سب سے قوی دلیل یہ ہے کہ نصارٰی اس مائدہ سے واقف ہی نہیں اور ان کی کتاب انجیل میں مائدہ کا کہیں ذکر ہی نہیں۔ اگر مائدہ اُترا ہی ہوتا تو انجیل میں جگہ جگہ اس کا ذکر آتا۔ اور ایک بار نہیں متواتر انجیل میں مذکور ہوتا۔ لیکن جمہور کا یہی خیال ہے کہ مائدہ اُترا تھا۔ ابن جریر نے اسی خیال کو اختیار کیا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اِنِّىْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فرماتا ہے اس کا وعدہ اور وعید حق ہے اور یہی بات درست بھی معلوم ہوتی ہے۔"

(۳)

مستشرقین اعتراض کرتے ہیں کہ مائدہ کا نزول ایک ایسا معجزہ ہے جس کا ذکر انجیل تو کجا کسی مسیحی کتاب میں نہیں ملتا۔ (ماخذ القرآن از ڈاکٹر ٹزڈل)

ساری مشکل اس امر سے پیدا ہوتی ہے کہ لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ نزول مائدہ سے مراد پکے پکائے کھانے تھے جو کہ دسترخوان سمیت سجے سجائے آسمان سے اُترتے تھے جس سے حواری سیر ہو کر کھاتے تھے حالانکہ قرآن حکیم اپنی تفسیر خود کرتا ہے۔ اسی سورہ میں ارشادِ ربّانی ہے کہ اگر یہود و نصارٰی تورات و انجیل اور قرآنی شریعت پر عمل کرتے تو وہ اُوپر سے بھی کھاتے اور ان کے قدموں کے نیچے سے بھی ان کو رزق ملتا۔ یعنی آسمانی اور زمینی نعماء سے وہ یکساں متمتع ہوتے اور برکاتِ سماوی و ارضی دونوں ان کو مل جاتیں۔ سیاقِ مضمون سے ظاہر ہے کہ یہاں مائدہ سے مراد وسیع تر معانی والا مائدہ ہے۔ حواریوں نے تو اسی قسم کا مائدہ مانگا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے مانگا تھا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو دعا کی وہ بہت وسعت رکھتی تھی اس میں آسمانی اور زمینی ساری نعمتیں شامل ہیں خصوصاً خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مقدسہ پر بٹنے والا آسمانی مائدہ، اس دعا کا نقطۂ مرکزی اور آپ کی تمنا کی روح ہے۔ اگر ہم یہ معنے کریں تو ساری مشکل دُور ہو جاتی ہے انجیل اور عیسائی لٹریچر سے اس قسم کے مائدہ کی تائید میں برابر حوالے ملتے ہیں اور سارا ابہام ختم ہو جاتا ہے۔

(۴)

انجیل یوحنا میں لکھا ہے کہ ایک موقع پر حضرت مسیح علیہ السلام کے عقیدت مندوں کے ہجوم نے نشان کا مطالبہ کیا۔ لکھا ہے:-

پھر تو کون نشان دکھاتا ہے تاکہ ہم دیکھ کر تیرا یقین کریں؟ ہمارے باپ دادوں نے بیابان میں مَن کھایا۔ چنانچہ (تورات میں) لکھا ہے کہ اس نے انہیں کھانے کے لئے آسمان سے روٹی دی۔ (آپ بھی نزول مائدہ کا نشان دکھائیے)۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا:-

مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ موسیٰ نے تو وہ روٹی آسمان سے تمہیں نہ دی (کیونکہ وہ غذا مادی تھی) لیکن میرا باپ تمہیں آسمان سے حقیقی روٹی دیتا ہے۔ کیونکہ خدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اُتر کر دنیا کو زندگی بخشتی ہے۔"

"زندگی کی روٹی مَیں ہوں — تمہارے باپ دادا نے بیابان میں مَنّ کھایا اور مر گئے۔ لیکن یہ وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُترتی ہے۔ اگر کوئی اس روٹی میں سے کھائے تو ابد تک زندہ رہے گا۔ جو روٹی آسمان سے اُترتی ہے یہی ہے۔ باپ دادا کی طرح نہیں کہ کھایا اور مر گئے۔ جو یہ روٹی کھائے گا ہمیشہ کی زندگی پائے گا شاگردوں میں سے بہتوں نے سُن کر کہا یہ کلام ناگوار ہے اسے کون سُن سکتا ہے۔

(تلخیص یوحنا ۶ باب)

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے عام عقیدت مندوں اور شاگردوں نے مَن و سلویٰ جیسے مائدہ کی تمنا کی تھی۔ لیکن آپ فرماتے ہیں:-

"فانی خوراک کے پیچھے نہ پڑو بلکہ اس خوراک کے لئے تمنا کرو جو ہمیشہ کی زندگی تک باقی رہتی ہے جسے ابن آدم تمہیں دیگا۔ کیونکہ باپ یعنی خدا نے اسی پر مُہر کی ہے۔" (یوحنا 6/27)

(۵)

جب شاگرد تربیت پا گئے اور انہیں حقیقی زندگی کا راز معلوم ہو گیا تو انہوں نے اپنی دعاؤں کو ظاہری اور باطنی رزق کے لئے وقف کر دیا۔ قرنِ اول کے موحد عیسائیوں کے لائحہ عمل "دواحنی" میں لکھا ہے:-

"جب ہم لقمہ اُٹھاتے ہیں تو ہم تیرا شکر بجالاتے ہیں۔ اے ہمارے باپ اس زندگی اور علم کے لئے جس کی تُو نے اپنے عبد یسوع کے ذریعہ خبر دی۔ یہ روٹی جو ہم توڑتے ہیں غلّہ کے دانوں کی صورت میں پہاڑوں پر منتشر تھی۔ یہ دانے چُن چُن کر اس روٹی کی شکل میں ایک کر دیئے گئے۔ پس اسی طرح ہماری دعا ہے کہ تیری کلیسا بھی دنیا کے کناروں سے سمٹ سمٹا کر تیری (آسمانی) بادشاہت میں مجتمع ہو جائے۔ اے احکم الحاکمین مالک تمام چیزیں تیرے نام کی خاطر پیدا کی گئیں۔ تو لوگوں کو کھانے اور پینے کی چیزیں عطا کرتا ہے تاکہ وہ اطمینان پائیں اور تیرا

شکر ادا کریں لیکن تو نے ہمیں اپنی کمال شفقت اور رحمت سے کھانے اور پینے کی روحانی نعماء سے بھی نوازا اور ابدی زندگی عطا فرمائی اپنے عبد (کامل) یسوع کے ذریعہ۔"

(پیکس تفسیر بائیبل صفحہ ۶۴۱)

نزولِ مائدہ پر دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی یہ دعائیں تاریخ میں انیس سو سال سے محفوظ ہیں اور ان سے قرآنِ حکیم کے صحیح مفہوم کی تعیین ہو جاتی ہے۔

(۶)

حضرت مسیح علیہ السلام نے جس مائدہ کے لئے دعا کی تھی اس کی تفصیل ہمیں قرونِ اُولیٰ کے بعض کتبات سے بھی ملتی ہے۔

گلیلی سے ایک عیسائی کتبہ ملا ہے اس میں لکھا ہے:۔

"نجات دہندہ کے ہاتھوں اس آسمانی مچھلی کا مزہ چکھو جو کہ ربّانی صورت میں ڈوبی ہوئی ہے۔ یہ مائدہ شہد سے بھی زیادہ شیریں ہے۔"

Jesus the unknown by Mereykhovsky P. 288

ایشیائے کوچک کے ایک لوحِ مزار کا مضمون ملاحظہ ہو:۔

"میرا نام ابرکی لیس ہے میں اس مقدس چوپان کا شاگرد ہوں جو کہ اپنی بھیڑیں، پہاڑوں اور میدانوں میں چراتا ہے۔ جس کی آنکھیں کشادہ اور سب پر نگران ہیں۔ اسی نے مجھے زندگی کا حقیقی سبق دیا ... ہر کہیں مجھے ایمان کی بدولت چشمہ کی وہ تازہ مچھلی ملی جو کہ بے لوث بتول (یعنی کلیسیا) نے پکڑی۔ یہ خاتون ہمیشہ احباب کے سامنے یہی (آسمانی) مچھلی پیش کرتی ہے اس مقدسہ کے پاس شراب (طہور) بھی ہے جسے وہ پانی میں ملا کر روٹی کے ساتھ دیتی ہے۔"

(فنی گن کی کتاب دی اینشنٹ پاسٹ ص)

یہ استعارے آسمانی مائدہ کی نشان دہی کر رہے ہیں جو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی دعاؤں کا بہترین جواب تھا۔

(۷)

مصر کے آثار سے دوسری صدی کے عیسائیوں کا قبطی لٹریچر برآمد ہوا ہے۔ ان صحائف میں انجیل فلپ بھی شامل ہے اس میں لکھا ہے:۔

"مسیح کی بعثت سے پیشتر دنیا میں اس روٹی کا فقدان تھا۔ جو جنت عدن میں آدم کو ملا کرتی تھی۔ اس دور میں انسان حیوانوں کی طرح زمینی غذا حاصل کرتے تھے لیکن جب مسیح آیا جو کہ ایک کامل انسان تھا تو وہ آسمان سے روٹی لایا تاکہ نوعِ بشر اس غذا سے پرورش پائے جو کہ بنی آدم کے لئے بنائی گئی۔"

(قول ۱۵)

قبطی لٹریچر میں انجیل تومابھی شامل ہے اس میں لکھا ہے کہ یسوع نے کہا:۔

"میں تمہیں وہ دوں گا جو آنکھ نے نہیں دیکھا اور جو کان نے نہیں سُنا اور جس کو ہاتھ نے نہیں چھوا اور جو انسان کے دل میں نہیں گزرا۔"

(قول ۱۷)

یہی روحانی نعماء ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام لوگوں میں بانٹنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

(۸)

نزولِ مائدہ سے مراد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی آسمانی بادشاہت میں بٹنے والا مائدہ بدرجہ اولیٰ ہے اس کا ثبوت بھی بائیبل اور صحائف سے ملتا ہے۔

(ا) یسعیاہ نبی بشارت دیتے ہیں کہ نبیٔ موعود کی آمد پر سب قوموں کے لئے ایک عالمگیر ضیافت کا اہتمام ہوگا۔" (یسعیاہ $\frac{25}{6}$)

(ب) صحائف قمران سے ثابت ہے کہ مسیحائے آخر الزماں کی آمد پر ایک عظیم الشان مائدہ بچھے گا جس کی یادگاری کے لئے عشائے ربّانی کی دعوتوں کا اہتمام ہوتا ہے۔ (دستور العمل)

حضرت مسیح علیہ السلام نے اس سنت کو جاری رکھا۔ فرمایا ایک مائدہ میرے ہاتھوں تقسیم ہو رہا ہے۔ ایک باپ کی بادشاہی میں نیا ملے گا اور اس میں مَیں بھی شرکت کروں گا (متی $\frac{27}{29}$) اس تمثیل کا مفہوم یہ ہے کہ خاتم النبیین کی آسمانی بادشاہت میں نیا شیرہ بٹے گا۔ مسیح موعود بھی اسی میں سے جام بھرنے والا ہوگا۔

(ج) حضرت مسیح علیہ السلام نے جو دعا سکھلائی اس کا مفہوم کچھ بگڑ گیا ہے انجیل متی کے موجودہ تراجم میں الفاظ یہ ہیں

"تیری بادشاہی آئے ...

ہماری روز کی روٹی آج ہمیں عطا کر۔ (متی $\frac{6}{10}$)

جس عبرانی لفظ کا یونانی ترجمہ "روز" کیا گیا وہ "مَاخَرْ" ہے جو عبرانی مَتَن "اخَرْ" سے ہے جس کے معنے "کل یعنی آئندہ روز کی (روٹی)" کے ہیں۔

پیکس بائیبل کومنٹری میں تسلیم کیا گیا کہ اس فقرہ کا صحیح ترجمہ آئندہ کی روٹی یا آنے والی روٹی ہے۔

اس ترجمہ کی تائید انجیل عبرانیہ سے بھی ہوتی ہے اس گمشدہ انجیل کے بعض اقتباس آبائے کلیسیا کی کتابوں میں محفوظ ہو گئے۔ جیروم لکھتا ہے:۔

"انجیل عبرانیہ میں روز کی روٹی کی جگہ عبرانی لفظ "مَاخَرْ" ہے جس کے معنے "آئندہ روز کی" کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہماری وہ روٹی جو کہ مستقبل میں ملنے والی ہے اس کا مزا ہمیں آج چکھا دے۔"

جیروم ہی دوسری جگہ لکھتا ہے:۔

متی کی عبرانی انجیل میں یہ لکھا ہے کہ ہماری کل کی روٹی ہمیں آج دے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ روٹی جو کہ تو آنے والی بادشاہت میں ہمیں دے گا وہ ہمیں آج مہیا کر۔

ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ کی اصل دعا یہ تھی کہ

اے خدا تیری آسمانی بادشاہت آئے اور وہ مائدہ جو کہ اس آخری دور میں ساری دُنیا میں بٹنے والا ہے۔ اس کا مزا ہمیں آج چکھا۔

قرآن حکیم میں "اٰخِرِنَا" کے الفاظ ہیں جس میں نبی آخر الزماں کے دورِ آخر کی طرف اشارہ ہے۔ عبرانی الفاظ مَاخَرْ ہیں یعنی آخری دور کا مائدہ۔ یہ تطابق تفسیر کے صحیح مفہوم کی طرف اشارہ کرتا ہے (جیروم کے مذکورہ حوالوں کے لئے ملاحظہ ہو اپاکرفل نیو ٹسٹامنٹ از ایم آر جیمس صفحہ)

(د) حضرت مسیح علیہ السلام اسی موعودہ ضیافت کے ذکر میں فرماتے ہیں:۔

"جب تم ابراہیم اور اضحاق اور یعقوب اور سب نبیوں کو خدا کی بادشاہت میں شامل اور اپنے آپ کو باہر نکالا ہوا دیکھو گے تو وہ رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا۔ لوگ پورب، پچھم، اُتّر اور دکھن سے آکر خدا کی بادشاہت کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔"

یہ کلام سُنکر آپ کا ایک ساتھی بول اٹھا:۔

مبارک ہے وہ جو خدا کی بادشاہت میں کھانا کھائے۔"

(لوقا $\frac{13}{28-29}$ $\frac{14}{15}$)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کے ماننے والے خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر ضیافت کے منتظر تھے جس میں مومنین نے شامل ہونا تھا اور کافروں کے حصہ میں محرومی اور نامرادی لکھی تھی۔ عشائے ربّانی کی رسومات اسی ضیافت کی یاد میں منائی جاتیں۔

فی الجملہ آسمانی مائدہ کی دعائیں روحانی نعماء۔ نبیٔ موعود صلے اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر ضیافت۔ ظاہری رزق۔ غذا کی بڑھوتی کا معجزہ سبھی کچھ شامل ہے +

تقریب شادی

مورخہ ۱۸ر جنوری بروز ہفتہ۔ محترمہ قمر النساء صاحبہ بنت مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مورخہ ۲۸ر دسمبر ۶۸ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں مکرم حامد احمد صاحب ابن محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے ہمراہ پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں بزرگانِ سلسلہ و دیگر احباب کے علاوہ ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی اور تلاوت و نظم کے بعد حضور نے شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

اگلے روز مورخہ ۱۹ر جنوری ۶۹ء کو دعوتِ ولیمہ ہوئی اس تقریب میں بھی دیگر احباب کے علاوہ ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بمعہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا شرکت فرمائی اور دعا فرمائی۔

احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین +

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

مکرم سید ادریس احمد صاحب عاجز عظیم آبادی ربوہ

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے باغ و بہار طبیعت کے مالک تھے شگفتہ مزاجی اور زندہ دلی کے مرقع تھے۔ مبدأ فیاض نے انہیں قوت حافظہ ایسا عطا فرمایا تھا کہ باید و شاید۔ کسی کتاب، رسالہ یا تحریر کا ذرا سا بھی ٹکڑا اُن کی نظروں سے ایک مرتبہ ہی گذر جائے۔ پھر اُن کے لوح یادداشت سے کبھی محو نہ ہوتا تھا۔ پچھلے سال کا واقعہ ہے کہ بندہ ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ اثناء گفتگو میں بندہ نے عرض کیا کہ جب یہ بندہ ۳۸-۱۹۳۷ء میں اسلامیہ کالج کلکتے میں ایف اے میں زیر تعلیم تھا تو بیکر ہوسٹل کلکتے میں رہائش تھی ہوسٹل کی لائبریری میں علامہ نیاز فتحپوری کا رسالہ "نگار" آیا کرتا تھا۔ اسی زمانے کے کسی شمارے میں علامہ نیاز نے ہندوستان کے مشہور اردو شاعر اعتبار الملک ضمیر حسن خاں صاحب دلؔ شاہجہانپوری کے متعلق لکھا تھا کہ اُن کو حضرت دلؔ کی زیارت اور انہیں کی زبانی اُن کا کلام سننے کا بڑا اشوق تھا۔ یوپی کے مشہور، قدیم اور مردم خیز شہر سندیلہ میں وسیع پیمانے پر ایک آل انڈیا مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ جس میں نیاز صاحب بھی مدعو تھے مشاعرے میں جب حضرت دلؔ کی باری آئی تو...... ابھی بندہ اتنا ہی کہنے پایا تھا کہ حضرت حافظ صاحب اپنے مخصوص انداز سے بآواز بلند لب کشا ہوئے کہ میاں! اب تم نے بھی شعر سنانا ہے؟ ؎

نہ وہ آرام جاں آیا نہ موت آئی شب غم
اسی دھن میں ہم اٹھ اٹھ کر ہزاروں بار بیٹھے ہیں

واقعی بندہ یہی شعر عرض کرنا چاہتا تھا۔ نیاز صاحب نے لکھا ہے کہ اس مشاعرے میں دلؔ کا یہی شعر حاصل مشاعرہ ہوا۔ بندہ حضرت حافظ صاحب کی اس قوت حافظہ پر حیران رہ گیا کہ پچیس سال قبل کی بات ان کے ذہن میں بالکل محفوظ تھی۔ پھر حضرت حافظ صاحب نے فرمایا کہ میاں! مجھے وہ باتیں بتایا کرو جو مجھے معلوم نہ ہوں۔

ایک نمایاں وصف حضرت حافظ صاحب میں یہ تھا کہ تبلیغ حق اس انہماک سے فرمایا کرتے تھے گویا اُن کا محبوب ترین مشغلہ یہی ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ ان کی طبیعت مضمحل ہے۔ ایسے وقت میں بعض احباب چند غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ آگئے۔ اب کہاں طبیعت کا وہ اضمحلال۔ فوراً ابلاغ حق میں تندہی سے مصروف ہو گئے باوجود پیرانہ سالی کے اس کام میں وہ جوانوں کا سا دم خم رکھتے تھے اعتراض کا جواب ایسا برمحل اور چبھتا ہوا دیا کرتے تھے کہ معترض کو سوائے گہرے سکوت میں غوطہ لگانے کے اور کچھ نہ بن پڑتا تھا۔ غیر از جماعت افراد پر حضرت حافظ صاحب کی تبلیغ کا عمدہ اثر ہوتا تھا۔ ہزاروں افراد ہیں جنہوں نے حضرت حافظ صاحب کے ذریعہ تبلیغ حق کو قبول فرمایا۔ لیکن حضرت حافظ صاحب نام و نمود اور نمائش سے کوسوں دور رہے۔ متعدد مضامین اور کتابیں حضرت حافظ صاحب نے تصنیف فرمائیں۔ لیکن شائع دوسروں کے نام پر ہوئیں۔ تبلیغی کاموں میں بے حد مصروفیت کے باعث اکثر اوقات کھانے پینے کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دیتے تھے۔ جب لاہور جودھامل بلڈنگ میں رہائش تھی تو اس زمانے میں روزانہ ہر طبقہ کے افراد علماء فضلا، ادباء طلباء کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ صبح ناشتے کے وقت صرف ایک پیالی چائے اور دو ایک بسکٹ کھا کر ہی اپنے محبوب کام میں مشغول ہو جایا کرتے تھے اور پھر کھانا کھانے کی نوبت بعد نماز عشاء ہی آتی تھی۔

حضرت حافظ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء اور سلسلہ کی دیگر کتابوں کو جس مخصوص طرز و انداز سے پڑھا کرتے تھے اسے اپنانے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے اقتباسات اپنے مخصوص طرز میں پڑھنے کے بعد غالب کا مشہور شعر پڑھا کرتے تھے۔ ع

عشق اس پری رخ کا اور پھر بیاں اپنا
بن گیا رقیب آخر تھا جو رازداں اپنا

حضرت حافظ صاحب کی بابرکت صحبت میں کوئی دوست چاہے جماعت سے وابستہ ہو یا نہ ہو ایک مرتبہ بھی چند منٹ کے لئے ہی آجائے تو پھر اسے ہرگز فراموش نہ کرتے تھے۔ اور اگر کوئی ایسا دوست ایک مدتِ دراز کے بعد بھی حاضر خدمت ہو تو فرمایا کرتے تھے کہ آپ غالباً فلاں موقعے پر فلاں کے ساتھ تشریف لائے تھے۔

حضرت حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا ارشاد فرمایا ہے کہ (مفہوم اپنے الفاظ میں) ہمارے ساتھ تعلق رکھنے والا کوئی دوست اگر شراب میں مست کسی گندی نالی میں بھی پڑا ہو تو ہم باوجود اس کی اس غلطی کے تعلقات دوستی میں کوئی فرق نہ آنے دیں گے۔

حضرت حافظ صاحب کی ذات ستودہ صفات میں اللہ تعالیٰ نے جو خوبیاں ودیعت کی تھیں ان تمام پر کماحقہ روشنی ڈالنا ایک مشکل امر ہے۔

سفینہ چاہیئے اس بحر بے کراں کے لئے

آخر میں خود حضرت حافظ صاحب کے چند اشعار اس طویل نظم سے درج ہیں جو انہوں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر لکھی تھی۔

یہ فکر تھی کہ انہیں پر تھا بار خدمت دیں
اسے اٹھائیگا کون اب جو بار باقی ہے
ندائے غیب یکایک یہ دل میں گونج اٹھی
کہ وہ مسبب ذوالاقتدار باقی ہے
اسی کے ہاتھ کا یہ سلسلہ تھا یہ پودہ
جو صورت شجر سایہ دار باقی ہے
اسی نے اسکو بڑھایا وہی بڑھائے گا
اسی کے لطف سے اسکا بہار باقی ہے
سمجھ رہی تھی جسے خلق ایک ذرہ خاک
وہ مثل نیر نصف النہار باقی ہے
اسی کے فضل سے اسکو عطا ہوا ہے وقار
اسی کے فضل سے اس کا وقار باقی ہے
اسی نے اسکو نوازا وہی نوازے گا
کہ وہ جو چاہے کرے اختیار باقی ہے
خدا کے کام کا بندے پہ انحصار نہیں
کہاں یہ ہستیٔ ناپائیدار باقی ہے
بقا کسی کو نہیں ساری خلق ہے فانی
بس ایک خالق پروردگار باقی ہے

صمیم قلب سے دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت حافظ صاحب کے درجات بلند کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ کیونکہ لاریب حضرت حافظ صاحب کی ذات فنا فی الاحمدیت تھی۔

درخواستہائے دعا

میرے نانا جان میاں غلام محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آج کل شدید بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ آپ کی صحت یابی کے لئے احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

عبد الکریم غیور
قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہ کوٹ
ضلع شیخوپورہ

۲۔ میرے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کو حیدرآباد سندھ میں ایک حادثے میں بازو پر سخت چوٹ آئی ہے۔ دعا کے لئے درخواست ہے۔

(نعیر احمد خالد دار الصدر جنوبی ربوہ)

۳۔ خاکسار کی سلیکشن عنقریب ہو رہی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے۔

(خاکسار محمد خاں رائے ونڈ)

۴۔ میری نانی اماں ۱۵/۱۹ دن سے لگاتار بخار و دیگر عوارض بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(امتہ السلیم دار النصر ربوہ)

۵۔ میری والدہ صاحبہ کو کچھ روز سے بخار ہے۔ سب بہنوں اور بھائیوں سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرماوے۔

مقصودہ بیگم از ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین عارضی کی فہرست

۳۹۰۸ مکرم سلیم احمد صاحب ربوہ
۳۹۰۹ " مرزا محمد داؤد صاحب ربوہ
۳۹۱۰ " مہر علم دین صاحب چک ۶۸۱ گ ب ضلع لائلپور
۳۹۱۱ " غلام فرید صاحب چک ۲۲۵ گ ب مانوپور " "
۳۹۱۲ " انعام اللہ صاحب گوجر خان ضلع راولپنڈی
۳۹۱۳ " فضل دین صاحب ربوہ
۳۹۱۴ " نصرت الٰہی صاحب ربوہ
۳۹۱۵ " عبد المجید واربرٹن ضلع شیخوپورہ
۳۹۱۶ " ملک محمد لطیف صاحب چک ۲۲۵ E.B ضلع ساہیوال
۳۹۱۷ " صوفی سلطان محمود صاحب عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ
۳۹۱۸ " عبد الستار صاحب فاروق آباد ۔ ضلع حیدرآباد
۳۹۱۹ " چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۳۵۹ W.B " ملتان
۳۹۲۰ " " شیر محمد صاحب چک ۳۴۴ W.B " "
۳۹۲۱ " محمد اسماعیل صاحب چک ۱۷۰ ۱۰R " "
۳۹۲۲ " بشیر الدین صاحب دہلی دروازہ لاہور
۳۹۲۳ " رشید احمد صاحب ارشد ۸۳ ۔ شارع قائد اعظم لاہور
۳۹۲۴ " منور احمد صاحب دہلی دروازہ "
۳۹۲۵ " منور احمد صاحب کرشن نگر "
۳۹۲۶ " محمد حمید صاحب حلقہ سلطانپورہ "
۳۹۲۷ " چوہدری عطا محمد صاحب گوٹھ امام بخش ضلع نوابشاہ
۳۹۲۸ " داؤد احمد صاحب چک ۲۱ ضلع نوابشاہ
۳۹۲۹ " نصر اللہ صاحب بھلی ضلع نوابشاہ
۳۹۳۰ " محمد شریف صاحب ربوہ
۳۹۳۱ " عبد الرزاق خان صاحب "
۳۹۳۲ " محمد سلیمان صاحب بہاولپور
۳۹۳۳ " مبارک احمد صاحب ساہی چک ۸۸ ضلع لائل پور
۳۹۳۴ " محمد حنیف صاحب لاہور
۳۹۳۵ " نسیم ظفر صاحب ۔ رحمٰن پورہ ۔ لاہور
۳۹۳۶ " چوہدری علی محمد صاحب کوٹ احمدیہ ضلع حیدرآباد
۳۹۳۷ " حاجی عبد المجید صاحب چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور
۳۹۳۸ " محمد رمضان صاحب درویش ۔ وزیر آباد
۳۹۳۹ " قمر الحق صاحب عابد ۔ بہاولپور
۳۹۴۰ " عبد المالک صاحب چک ۲۱ ضلع نوابشاہ
۳۹۴۱ " چوہدری فضل الرحمٰن صاحب چک ۲۱ ۔ ضلع نوابشاہ
۳۹۴۲ " مولوی محمد عبد اللہ صاحب چک ۲۵۵ E.B ضلع ساہیوال
۳۹۴۳ " ملک عبد العزیز صاحب بنتر " "
۳۹۴۴ " حافظ بشیر الدین صاحب ۔ کوٹلی آزاد کشمیر
۳۹۴۵ " بشیر الدین محمود صاحب ربوہ
۳۹۴۶ " مبارک احمد صاحب طاہر "
۳۹۴۷ " چوہدری منشی خان صاحب مرڈ ۔ ضلع شیخوپورہ
۳۹۴۸ " " نصر اللہ صاحب چک ۷۹ نواں کوٹ ۔ ضلع شیخوپورہ
۳۹۴۹ " " منظور احمد صاحب کوٹھے والا ۔ ضلع ملتان
۳۹۵۰ " " محمد صادق صاحب چاہ احمدیاں ضلع ملتان
۳۹۵۱ " " عبد الحمید صاحب ۔ کوٹھے والا ۔ ضلع ملتان
۳۹۵۲ " ملک عبد الباری صاحب محمود ۔ ربوہ
۳۹۵۳ " مبشر احمد صاحب ربوہ
۳۹۵۴ " چوہدری شیر محمد صاحب چک ۶ ۱۱ ضلع ساہیوال

خدام الاحمدیہ کا ہفتہ وصولی

یکم فروری تبلیغ تا سات فروری تبلیغ ۱۹۶۹ء ۱۳۴۸ ہش

لائحہ عمل کے مطابق مجالس خدام الاحمدیہ یکم فروری سے سات فروری تک ہفتہ وصولی منا رہی ہیں ۔ قائدین اضلاع اور قائدین مقامی سے درخواست ہے کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں اور زیادہ سے زیادہ وصولی کریں ۔ ہفتہ وصولی کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱ ۔ میری چھوٹی لڑکی سخت بیمار ہے نیز میرے بڑے لڑکے کا مارچ میں امتحان ہے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے ۔

عبد الودود محمد شفیع از لائل پور

۲ ۔ ان دنوں عاجزہ اسہالوں کے دورے گذر رہا ہے عاجزہ کی بیوی عرصہ دراز سے علیل چلی آرہی ہیں ۔ اور چند دنوں کے بعد انشاء اللہ پیٹ کا اپریشن ہونا ہے لہٰذا احباب دعا فرمادیں ۔ (خاکسار بشیر الدین احمد از ربوہ عبادت)

۳ ۔ خاکسارہ کے والد محترم امیر الدین صاحب عبادت نگر لاہور ۔ ایک ماہ سے دماغی شدید بیماری میں مبتلا ہیں ۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے

منیرہ اہلیہ مشتاق احمد صاحب
وزیر آباد

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۱/۲۲ جنوری ۶۹ء کی درمیانی شب کو میرے بھائی چوہدری عبید اللہ صاحب منہاس موضع بھوڈو چک ۱ ضلع شیخوپورہ مختصر سی علالت کے بعد ۸۰ سال کی عمر میں اپنے حقیقی مولا سے جاملے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے اور خدمت سلسلہ کا کوئی موقع حتی المقدور ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے ۔ تبلیغ کا بہت شوق رکھتے تھے ۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے ماتحت ویرووال ضلع امرتسر میں تبلیغ پر متعین کئے گئے ۔ جماعت بھوڈو میں وہ امیر کے عہدہ پر بھی خدمات سرانجام دیتے رہے ۔ گاؤں میں حکمت کا کام کرتے تھے ۔ لوگ ان کے حسن اخلاق کی وجہ سے ان کے گرویدہ تھے ۔ تہجد گزار تھے ۔ اور درویشانہ زندگی گزارتے تھے ۔ غیر از جماعت دوستوں نے بھی ان کا نماز جنازہ پڑھا ۔ مرحوم نے ۳ لڑکے اور ۳ لڑکیاں اور ایک بیوہ اپنی یاد میں چھوڑی ہیں ۔ ان کی ایک لڑکی قادیان میں درویشانہ زندگی گزار رہی ہے ۔

موصی تھے ۔ فی الحال ان کو امانتاً دفن کر دیا گیا ہے ۔ احباب دعا فرماویں ۔ کہ مولیٰ کریم ان کو اپنے قرب میں جگہ دے ۔ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے ۔ آمین

(خاکسار محمد سعید اللہ خان منہاس چک ۲ T.D.A حال دار الرحمت شرقی ربوہ)

۳۹۵۵ مکرم عنایت اللہ صاحب مراقب ربوہ
۳۹۵۶ " حبیب اللہ صاحب طارق "
۳۹۵۷ " محمد حسین صاحب وڈالہ چیڈ ۔ ضلع گوجرانوالہ
۳۹۵۸ " ظفر احسان اللہ صاحب احسان ۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۳۹۵۹ " روشن دین صاحب چک ۱۲۳ ۔ ضلع شیخوپورہ
۳۹۶۰ " عبد السلام ۔ کارکن اصلاح و ارشاد ربوہ

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد ربوہ)

"اسلام انسانی مساوات کا علمبردار ہے"

انگلینڈ کے نو مسلم سالومن جینز کے تاثرات

اس بات کے باوجود کہ ماضی میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان شدید نظریاتی کشمکش اور تصادم کا بازار گرم رہا ہے آج ایسے افراد سے کوئی نفرت نہیں کی جاتی۔ جو عیسائیت کو ترک کر کے اسلام یا دوسرا مذہب قبول کر لیتے ہیں۔ پھر بھی کسی عیسائی کے تبدیلی مذہب سے اس کے قریب ترین رشتہ داروں کو رنج ضرور ہوتا ہے اور اس کے زندگی دوست انسانی فطرت کے عین مطابق یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ تبدیلی مذہب کرنے والے ان کے دوست کو دوسرے مذہب کی کس خوبی نے متاثر کیا ہے۔

جہاں تک میرا تعلق ہے میں ایک ایسے دنیادار خاندان سے تعلق رکھتا ہوں جسے غیر مذہبی تو نہیں کہا جاسکتا لیکن جس کا گھریلو اور سماجی ماحول شدید قسم کا مذہبی نہیں ہے۔ اس ماحول میں رہتے ہوئے مذہب کے ساتھ میرا تعلق بھی روائتی اور رسمی حدود تک محدود ہو کر رہ گیا تھا۔ شاید اسی بناء پر میرا یہ خیال بھی پختہ تر ہوتا جا رہا تھا کہ مذہب انسان اور اس کے خالق کے درمیان ایک ذاتی معاملہ ہے۔ اور ہر شخص اس بات کے لئے آزاد ہے کہ وہ اس معاملہ کو جس طرح اور جس ذریعے بھی قائم رکھنا چاہے رکھے۔ یہ سطور لکھنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ میں مذہب کے معاملہ میں آزاد خیال واقع ہوا تھا۔ اور مجھے مذہب سے صرف رسمی دلچسپی تھی۔

موجودہ سماج میں مختلف مذہبوں کو ماننے والے لوگوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کا قیام کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اور چونکہ مسلم ممالک کے ساتھ انگلستان کا گہرا تعلق رہا ہے اس لئے یہاں مختلف کاموں کے سلسلے میں نہ صرف مسلمانوں کی ایک معقول تعداد موجود ہے بلکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ ان کے دوستانہ تعلقات بھی قائم ہیں۔ اور مجھے انہی تعلقات کی بناء پر اسلام کے بارے میں اپنی ابتدائی رائے قائم کرنے کا موقع ملا تھا۔

میں نے اسلام کے متعلق اپنی رائے اس وقت قائم کی تھی جب میں اپنے ایک مصری مسلمان کے ساتھ ایک لیکچر دیکھنے گیا تھا اور لیکچر شروع ہونے سے ذرا پہلے عصر کی نماز کا وقت ہو جانے کے باعث میرے دوست نے پارک کے گوشے میں کھڑے ہو کر عصر کی نماز ادا کی تھی۔ اس وقت میں نے اپنے دوست سے نماز کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا لیکن اس وقت سے میرے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ جس مذہب میں اللہ کے ساتھ تعلق قائم رکھنے کے لئے مسجد کی موجودگی بھی ضروری نہیں اس کے بارے میں کچھ اور معلومات حاصل کی جانی چاہئیں لیکن میرا خیال اسلام کی جانب کسی جھکاؤ کا نتیجہ نہیں بلکہ محض معلومات حاصل کرنے کے جذبہ پر مبنی تھا۔

چند روز کے بعد مجھے دوبارہ اپنے اسی مسلمان دوست سے ملنے کا اتفاق ہوا تو میں نے معذرت کے ساتھ لیکن کسی قدر اعتراض کے انداز میں اسی کے نماز پڑھنے کے واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بات دریافت کی کہ مسجد یا گرجے سے باہر اللہ کی عبادت کس طرح کی جاسکتی ہے اور میرے مصری دوست نے مجھے جو جواب دیا اس سے پہلی بار میرے دل میں اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔

میرے مصری دوست نے مجھے بتایا کہ اگرچہ وہ خود بھی ایک عام مسلمان ہے اور مذہب کے بارے میں بہت زیادہ واقفیت کا دعویٰ نہیں کر سکتے لیکن عقل کی بنیاد پر یہ ضرور کہہ سکتا ہے کہ

"اسلام نے اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ موجود تسلیم کیا ہے اور بندہ کے ساتھ اس کے معاملات کو کسی واسطہ اور علاقہ کا پابند نہیں بنایا ہے اس لئے یہ تعلق قائم کرنے کے لئے کسی مخصوص جگہ کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔"

مگر میں نے اس جواب پر اپنی رائے ظاہر کرنے کی بجائے فوراً ہی یہ سوال کر دیا کہ "پھر عبادت گاہ کی تعمیر اور موجودگی کو بے کار سمجھنا چاہیئے۔!" اور اس کا جواب یہ تھا "عبادت گاہیں مذہبی اہمیت ضرور رکھتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں بہت بڑی سماجی اہمیت بھی حاصل ہے۔ یہ ہمارے سماجی تعلق کو مضبوط بناتی ہیں اسی لئے مساجد میں نماز پڑھنے کو فضیلت دی گئی ہے۔"

میرے مصری دوست نے اپنے اس جواب کی وضاحت کرتے ہوئے جو کچھ کہا تھا اس کی روشنی میں گرجاؤں کے بارے میں تو کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتا البتہ اسلام میں مساجد کی موجودگی اور وہاں جمع ہو کر نماز کی ادائیگی ایک بہت بڑی سماجی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ اللہ کی بدولت مسلمانوں کے درمیان سماجی تعلق قائم ہوتا ہے اور قائم رہتا ہے اور ان کو ایک دوسرے کے بارے میں تازہ ترین اطلاعات حاصل ہوتی رہتی ہیں۔ اور ان کی معلومات کی بدولت وہ ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک ہو سکتے ہیں۔ لیکن جہاں تک اللہ تعالیٰ اور بندہ کا تعلق ہے وہ ہر جگہ قائم رہتا اور قائم کیا جاسکتا ہے حتیٰ کہ ایک مسلمان گرجا میں بھی نماز ادا کرنے میں آزاد ہے۔ میں اپنے مصری دوست کے معقول دلائل کی تردید نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔...... اسلام کے گہرے مطالعہ کے بعد ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ:۔

موجودہ سائنس اور ترقی کے دور میں صرف اسلام ہی ترقی یافتہ دنیا کا ساتھ دے سکتا ہے کیونکہ وہ دین کے ساتھ دنیاوی ترقی کا بھی بڑا حامی ہے۔" (بشکریہ شہباز ۱۲ جنوری ۱۹۶۹ء)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے علاوہ تمام روپیہ جو بنکوں میں دوسخص کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

سرگودھا میں روزنامہ الفضل

قریشی رشید احمد صاحب

ایجنٹ روزنامہ الفضل سرگودھا

سے مل سکتا ہے، اور حسب خواہش پرچہ گھر پہنچانے کا بھی انتظام ہے (مینیجر الفضل)

مرغی خانہ کھولنے والے حضرات اعلیٰ نسل کے چوزے حاصل کریں

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے ایک روزہ چوزے اور بٹھانے والے انڈے آرڈر پر مل سکتے ہیں ہمارے ہاں کے چوزے دیسی میں بے مثال صحت مند و توانا ہوتے ہیں ہر لحاظ سے بہتر اور گارنٹڈ ہیں۔ ان کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے۔

ریٹ ایک چوزہ ۱۵۰ روپے سینکڑہ (۳۰ فی صد نائد)

ایک ہزار سے زائد آرڈر پر ۱۲۵ روپے سینکڑہ (۳۰ فی صد نر اکٹر)

بٹھانے والے انڈے /۶ روپے درجن

ایک روزہ چوزے حاصل کرنے کے لئے آرڈر جلد بک کروائیں۔ اور مشورہ مفت حاصل کریں۔

مینیجر خلیل پولٹری فارم نزد تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

درخواست دعا

میرا پوتا عزیز ادریس احمد پسر منشی محمد عباس فاروقی عرصہ سے بیماری دل تنگی میں بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ عطا فرما کر لمبی زندگی عطا فرمائے۔

(محمد صادق فاروقی۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں

آپکے امام کو آپ کی ضرورت ہے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید)

تحریک وقف جدید کا آغاز فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت دین کی تڑپ رکھنے والوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا تھا:۔

"میں چاہتا ہوں کہ جن کے دل میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں تا کہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں، وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں۔ اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی سے بالکل ویران نہیں لیکن روحانیت سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقش بندیوں کی ضرورت ہے پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔"

(خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۹ رجولائی ۱۹۵۷ء)

کیا آپ اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں وقف کے لئے اپنا نام پیش کریں گے۔

جملہ درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

(۱) نام مع ولدیت (۲) تعلیم دینی و دنیوی (۳) عمر (۴) مستقل پتہ

(۵) کیا پیدائشی احمدی ہیں؟ اگر نہیں تو کون سے سن میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔

(۶) پہلے کس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے (۷) موجودہ پتہ

(۸) شادی شدہ یا غیر شادی شدہ (۹) ماہوار آمد (۱۰) کتنے افراد کا بوجھ آپ کے کندھوں پر ہے۔ (۱۱) کسی جماعت میں کوئی جماعتی عہدیدار رہ چکے ہیں۔ اگر رہ چکے ہوں تو کب اور کس جماعت میں (۱۲) کیا کیا زبان جانتے ہیں (۱۳) تصدیق پریذیڈنٹ مقامی (۱۴) تصدیق قائد صاحب مقامی (۱۵) تصدیق سیکرٹری صاحب مال۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ضروری تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فضل عمر ہسپتال کی عمارت میں ابھی تک جراحی کے مریضوں کے لئے کوئی وارڈ نہیں اب چونکہ کچھ اپریشن ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ لہذا جراحی کے وارڈ کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ خاکسار تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ جراحی کے وارڈ کی تعمیر کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایا جات بھجوا کر ممنون فرمائیں امید ہے کہ احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

عطایا جات صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں مد تعمیر ہسپتال جمع کروائے جائیں یا اگر بذریعہ چیک بھجوانے مقصود ہوں تو ہسپتال کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کرفیو کی میعاد میں ۳۹ گھنٹے کا اضافہ

ڈھاکہ ۲۷ر جنوری۔ فوج نے کل ڈھاکہ کے صنعتی علاقے سدھیر گنج میں کرفیو کی خلاف ورزی کرنے والوں پر گولی چلا دی۔ جس سے تین افراد ہلاک اور آٹھ شدید زخمی ہو گئے۔ فائرنگ مختلف علاقوں میں ہوئی جس میں گیارہ افراد زخمی ہوئے۔ پانچ افراد کو انتہائی زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا جن میں سے تین جاں بحق ہو گئے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ڈھاکہ سدھیر گنج کھلنا، دیپرا اور نرائن گنج میں کرفیو کی میعاد بڑھا دی گئی ہے۔ اب ڈھاکہ اور نرائن گنج میں کرفیو مزید ۳۹ گھنٹے تک اور کھلنا اور دیپرا میں کرفیو مزید ۴۲ گھنٹے کے لئے بڑھایا گیا ہے۔ اب ڈھاکہ میں کرفیو منگل کی صبح تک نافذ رہے گا۔ اس دوران میں مختلف شہروں میں تین گھنٹے کے لئے کرفیو ختم کیا جائے گا تا کہ لوگ ضرورت کی اشیاء خرید سکیں۔

بسوں کے ڈپو کو آگ لگا دی گئی

کراچی ۲۷ر جنوری۔ کراچی کے علاقہ لیاقت آباد میں کل مشتعل مظاہرین نے کراچی روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ڈپو کو آگ لگا دی۔ جس سے متعدد ڈبل ڈیکر اور متعدد دوسری بسیں اور بھاری تعداد میں ٹائر اور ٹیوب جل کر تباہ ہو گئے۔ آگ اتنی شدید تھی کہ رات گئے تک اس کے بلند شعلے میلوں دور سے دکھائی دے رہے تھے کل اس علاقہ میں پولیس اور مشتعل مظاہرین پر زبردست لاٹھی چارج کیا۔ اور آنسو گیس پھینکی۔ مظاہرین نے کل زبردست پتھراؤ سے متعدد عمارتوں اور ٹریفک سگنلوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ دریں اثناء کراچی میں کرفیو منگل کو سات بجے تک بڑھا دیا گیا ہے۔

ڈینک پاکستان اور مارننگ نیوز کے دفاتر میں آگ

ڈھاکہ ۲۷ر جنوری۔ ڈھاکہ میں گزشتہ روز مشتعل ہجوم نے دو اخبارات مارننگ نیوز اور ڈینک پاکستان کے دفاتر کو جو آگ لگائی گئی تھی۔ وہ نو گھنٹے بعد آدھی رات کو بجھائی جا سکی۔ اخبارات کی پرنٹنگ مشینری جل کر تباہ ہو گئی۔ کل دونوں اخبار شائع نہیں ہو سکے۔ پرسوں اڑھائی بجے بعد دوپہر مظاہرین نے اخبارات کی نو تعمیر سہ منزلہ عمارت کو گھیر لیا اور اس کے بعد آگ لگا دی۔ مظاہرین نے دفاتر کی حفاظت پر متعین پولیس پر اور آگ بجھانے کے لئے آنے والے فائر بریگیڈ کے عملہ پر بھی پتھراؤ کیا پولیس کو فائرنگ کرنا پڑی جس سے ایک شخص ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے۔ ہجوم نے فائر بریگیڈ کی گاڑی کو بھی آگ لگا دی۔ اور اس کے ڈرائیور کو زخمی کر دیا۔

شیخ ابوظبی کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۷ر جنوری۔ ابوظبی کے حکمران شیخ زید بن سلطان النہیان پاکستان کا سرکاری دورہ ختم کرنے کے بعد وطن واپس جاتے ہوئے راولپنڈی کا سے کراچی پہنچے تو ہوائی اڈے پر ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ ہوائی اڈے پر پروٹوکول آفیسر مسٹر ڈی ایس لے حمید کراچی میں مقیم عرب باشندے اور بین الاقوامی معاملات کے لئے پاکستان اسلامک کونسل کے ارکان موجود تھے۔ کراچی کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے شیخ ابوظبی نے راولپنڈی اور اسلام آباد کے دورے کے بارے میں کہا کہ ان کا دورہ بے حد دلچسپ اور معلومات سے بھرپور تھا۔

شیخ ابوظبی وطن جانے سے پہلے چند روز تک کراچی میں قیام کریں گے۔ راولپنڈی میں قیام کے دوران انہوں نے صدر ایوب سے بات چیت کی انہوں نے مشترکہ دلچسپی اور مشترکہ مفاد کے معاملات پر صدر ایوب سے گفتگو کی۔

ولادت

خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی عزیزم چوہدری مبارک احمد صاحب آف انصاف کمپنی لائل پور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ر ۱ر ۶۹ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام ازراہ شفقت بشیر احمد رکھا ہے۔ نومولود حضرت چوہدری نواب دین صحابیؓ آف قادیان کا پوتا اور مکرم محمد انور صاحب بٹ ٹھیکیدار ٹک شاپ ٹی آئی کالج ربوہ کا پہلا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین۔ آمین۔

(اقبال احمد جالندھری لگزار کریانہ سٹور رحمت بازار ربوہ)